سُورةُ الفِيل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ ۱

اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ ۲

وَّ اَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ ۳

تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۖ ۙ ۴

فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ع ۵

مطالعہ حدیث

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا،

فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ ذَلِكَ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَا بِكَ سنن ابوداؤد:جلد سوم:حدیث نمبر 528

حضور اکرم ﷺ کے سامنے شگون لینے کا تذکرہ ہوا تو فرمایا کہ اس کی بہترین صورت (نیک) فال ہے اور وہ (شگون) کسی مسلمان کو باز نہ رکھے (کسی کام کے کرنے سے) پس جب تم میں سے کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہے اے اللہ حسنات آپ کے علاوہ کوئی نہیں لاتا اور نہ ہی برائیوں کو روکتا ہے آپ کے علاوہ کوئی، کوئی طاقت و قوت آپ کے علاوہ نہیں ہے۔

قرآن کی آخری دس سورتیں

- اگرچہ انتیسویں اور آخری پارے کی اکثر سورتیں انذارِ آخرت کے بارے میں ہیں (رسالت ، موت کے بعد کی زندگی، حساب کتاب)
- آخری دس سورتوں میں بھی یہ مضمون موجود ہے لیکن یہ سورتیں زیادی نمایاں طورپر نبی اکرم ﷺ کی سیرت سے متعلق ہیں
- مکہ (جہاں آپ ﷺ اقامت پزیر تھے) یا آپ ﷺ کی دعوت
- یا آپ ﷺ کو پیش آمدہ واقعات سے متعلق
- سورۃ الفیل کا سیرت پاک ﷺ سے تعلق...........

سورة الفیل

- سورت کا نام **الفیل** - پہلی ہی آیت کے لفظ **اصحٰب الفیل** سے ماخوذ ہے
- اس سورۃ میں اصحاب الفیل کا ذکر ہے یہ واقعہ آپ ﷺ کی پیدائش سے ۵۰ تا ۵۵ دن قبل (محرم میں) پیش آیا۔ آپؐ کی ولادت ربیع الاول میں
- یہ سورت بالاتفاق مکی ہے اور ابتدائی دور کی سورتوں میں سے
- یہ سورۃ اپنے مضمون کے لحاظ سے اگلی سورۃ (القریش) کے ساتھ ایک جوڑا
- اس سورۃ (**الفیل**) کا موضوع- قریش کو اس حقیقت پر متنبہ کرنا ہے کہ اس گھر کے جس رب نے تمہارے سامنے ہزاروں کے لشکر کو تہس نہس کردیا یہ پیغمبر ﷺ اسی رب کی طرف دعوت دے رہے ہیں اس دعوت کا انکار اور اس پیغمبرؐ کے ساتھ ناروا سلوک پر خبردار رہو۔

سورة الفیل

- سورہ قریش کا موضوع۔ قریش کو اس بات کی تلقین کہ جس گھر کے مالک نے انھیں رزق و امن سے نوازا ہے، اس کا یہ کم سے کم حق تو پہچانیں کہ تنہا اسی کی عبادت کریں اور دنیا میں اس کے بندے بن کر رہیں۔
- اصحاب الفیل کا واقعہ قصص القرآن میں سے
- لیکن قصے کی تفصیل نہیں بیان کی گئ۔ کیوں ؟
- عرب میں اس قصے سے ہر شخص واقف تھا۔ جب آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا تو بے شمار چشم دید گواہ موجود تھے
- قصص القرآن کا یہ اسلوب بھی۔ غیر ضروری تفصیلات بیان نہیں کی جاتیں

سورۃ الفیل - تاریخی پس منظر

- یمن کی خوشحالی کے دور میں یمن کے خوشحال افراد نے نقل مکانی کرکے ابی سینیا (ایتھوپیا) کے ساحل پر اپنی تجارتی منڈیاں اور مراکز قائم کیں
- مقامی لوگوں سے ایک عرصے کے اختلاط کے بعد یہ خالص سبائی نہ رہے اور ان کو حبش کہا جانے لگا جس کا معنی اختلاط و امتزاج کے ہیں
- دو طرح کے سبائی (یمنی) وجود میں آئے۔ ایک جو اصلی وطن یمن میں اقامت پذیر رہے، سبائے حمیر کہلائے دوسرے سبائے حبش
- اس زمانے میں افریقہ قیصر روم کے قبضہ میں تھا۔ رومی عیسائی تھے۔ عیسائی مبلغین کی کوششوں سے پہلے حبش اور پھر ان کے قریب کا یمن کا علاقہ نجران بھی عیسائیت نے اپنا اثر و رسوخ قائم کرلیا

سورۃ الفیل - تاریخی پس منظر

- قبیلہ حمیر کے آخری بادشاہ ذونواس نے حضرت عیسیٰ ؑ کے ماننے والے (مسلمانوں) جو یہاں نجران میں تھے جن کی تعداد میں تقریباً بیس ہزار کے قریب تھی، کو آگ کے گڑھوں میں پھینک کر زندہ جلا دیا
- اس بہیمانہ ظلم کی داستان حبش میں پہنچی اور نجاشی بادشاہ سے اس کا انتقام لینے کی فریاد کی گئ تو نجاشی نے قیصر روم کی مدد سے ایک بحری بیڑہ تیار کیا اور اپنی ۷۰ ہزار فوج اس کے ذریعے یمن کے ساحل پر اتار دی۔
- ذونواس نے عدن اور حضر موت کے ساحل پر اس فوج کا استقبال کیا اور اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔
- حبش (اور قیصر روم) نے زیادہ تیاری کے ساتھ دوبارہ حملہ کیا

سورۃ الفیل - تاریخی پس منظر

- ذونواسن مارا گیا اور یمن پر حبشیوں کا قبضہ ہو گیا
- حملہ آور حبشی فوج کی قیادت دو امیروں کے ہاتھ میں تھی۔ ایک الیاط اور دوسرا ابرھہ۔ کسی وجہ سے دونوں میں تصادم ہو گیا۔ الیاط مارا گیا اور ابرھہ پورے ملک پر قابض ہو گیا۔
- اس پر قیصر روم شدید طیش میں آیا لیکن ابرہہ نے اس شیشے میں اتار لیا اور قیصر کا وفادار بن کر اس کا ہم نوا بن گیا
- یمن میں پوری طرح اپنا اقتدار مضبوط کر لینے کے بعد ابرہہ نے اس مقصد کے لیے کام شروع کر دیا جو اس مہم کی ابتداء سے رومی سلطنت اور اس کے حلیف حبشی عیسائیوں کے پیش نظر تھا

سورۃ الفیل - تاریخی پس منظر

- وہ عظیم مقاصد کیا تھے؟
- ① عرب میں عیسائیت پھیلانا ② اس تجارت پر قبضہ کرنا جو بلاد مشرق اور رومی مقبوضات کے درمیان عربوں کے ذریعے سے ہوتی تھی
- مشرق کے ساتھ تجارتی شاہراہ کو اپنے قبضے میں لینا رومی سلطنت کی ایک ضرورت بھی بن گئی کیونکہ ایرانی سلطنت کے ساتھ روم کی کشمکش نے بلاد مشرق سے رومی تجارت کے دوسرے تمام راستے بند کر دیئے تھے
- ابرھہ نے ان دونوں مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جو تدبیر اختیار کی وہ بظاہر تو عربوں کو عیسائیت کی طرف مائل کرنے اور نئے قبلہ کی طرف موڑنے کی ایک تدبیر تھی لیکن حقیقت میں ایک تیر سے دونوں مقاصد حاصل کرنا پیش نظر تھا

سورة الفیل – عربوں کی تجارتی شاہراہ

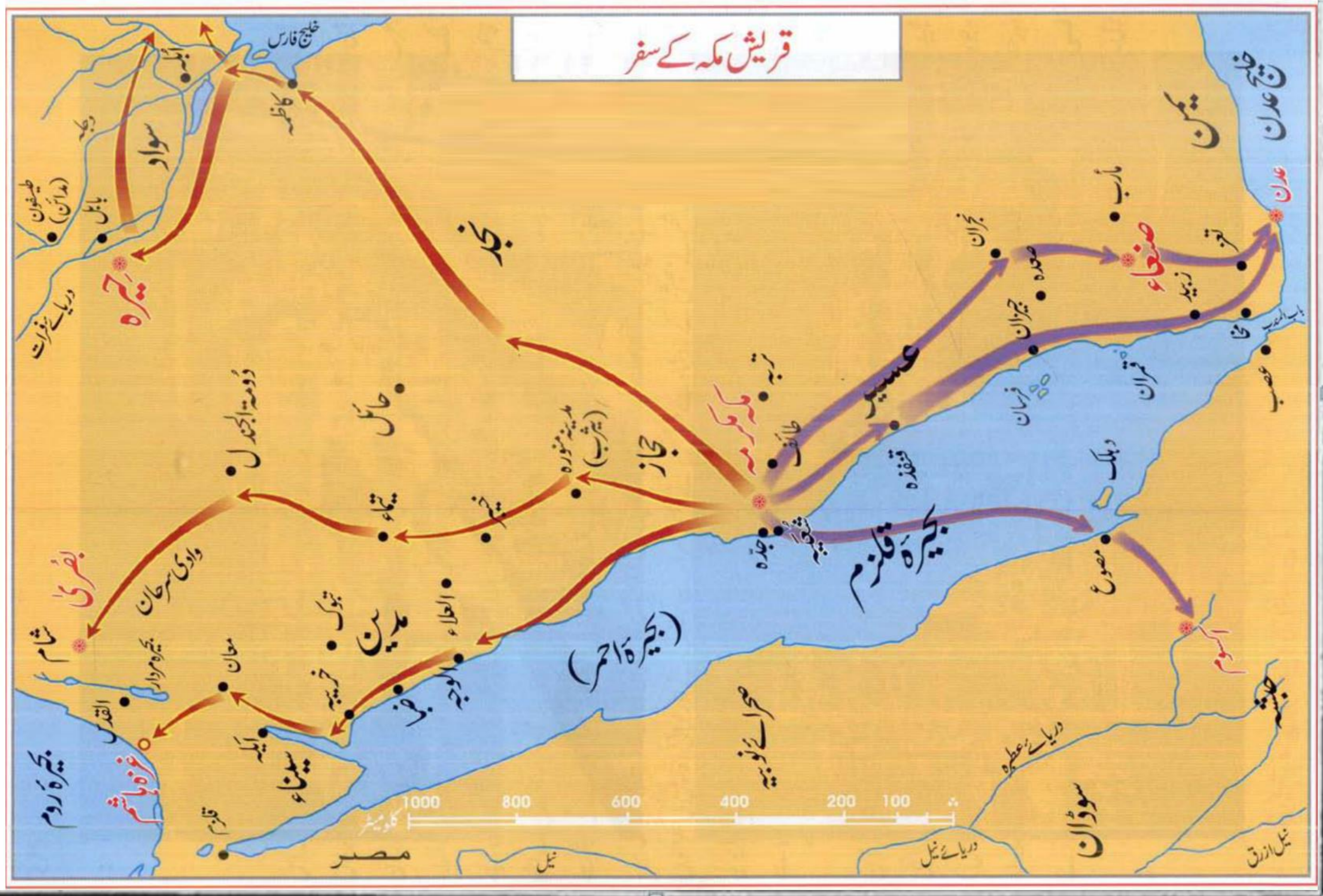

سورۃ الفیل - تاریخی پس منظر

- عرب کے لوگ جو کبھی اپنے مذہبی معاملات اور جغرافیائی حالات میں کسی کی دخل اندازی برداشت نہ کرتے تھے انھیں اشتعال دلانا مقصود تھا
- کہ وہ مخالفت میں کوئی ایسی حرکت کریں جس سے کعبۃ اللہ پر حملہ کرکے اسے مسمار کرنا اور عربوں کی دفاعی کوششوں کو پامال کرتے ہوئے سارے علاقے پر قبضہ کے نتیجے میں تجارتی راستوں پر قبضہ کرلینا پیش نظر تھا
- چنانچہ اس کی یہ تدبیر کارگر ہوئی کسی عرب نے اشتعال میں آکر اس کے بنائے ہوئے کلیسا میں گھس کر رفع حاجت کر ڈالی
- بعض مؤرخین کے بیان کے مطابق قریش کے بعض نوجوانوں نے اس کلیسا کو آگ لگادی۔ حقیقت جو بھی ہو، ابرھہ کو اس سے مکہ معظّمہ پر چڑھائی کرنے کا بہانہ مل گیا

سورۃ الفیل - تاریخی پس منظر

- ۵۷۰ء میں ابرھہ ۶۰ ہزار فوج اور ۱۳ ہاتھی لے کر مکہ کی طرف بڑھا
- راستے میں کچھ عرب قبائل نے مزاحمت کی مگر یہ برائے نام ثابت ہوئی
- بالآخر ابرہہ مکہ کے نواح میں مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان وادئ مُحَصّب کے قریب مُحَسّر میں پہنچ گیا - اور اس کا آپؐ کے دادا عبدالمطلب سے مکالمہ ہوا
- " میں تم سے اپنے اونٹوں کا مطالبہ کرتا ہوں جو تم نے پکڑ لیئے ہیں رہا یہ گھر تو اس کا ایک رب ہے اس نے آج تک کسی کو اس پر مسلط ہونے نہیں دیا وہ اس کی حفاظت خود کرے گا " .... (دیگر تفصیل)
- ابن عباسؓ کی روایت میں - انہوں نے اونٹوں کا کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ ابرھہ کو خانہ کعبہ پر حملہ کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی

سورة الفیل - تاریخی پس منظر

- پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ اپنی چونچوں اور پنجوں میں سنگریزے لیئے ہوئے آئے اور انھوں نے اس لشکر پر سنگریزوں کی بارش کردی
- ان سنگریزوں کی مقدار چنے یا مسور کے دانے کے برابر تھی۔ ہر سوار پر ایک پرندہ ایک کنکر مارتا تھا جو اس کے فولادی خود، آہنی زرہ اور اس کے جسم کو چیرتا ہوا زمین میں دھنس جاتا تھا
- ابن عباسؓ کی روایت - کہ جس پر کوئی کنکری گرتی اسے سخت کھجلی ہونے لگتی اور کھجاتے ہی جلد پھٹتی اور گوشت جھڑنا شروع ہو جاتا
- خود ابرھہ کے ساتھ بھی یہی ہوا اسکا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر رہا تھا اور جہاں سے کوئی ٹکڑا گرتا وہاں سے پیپ اور لہو بہنے لگتا۔ خشعم میں پہنچ کر مرا

سورة الفيل

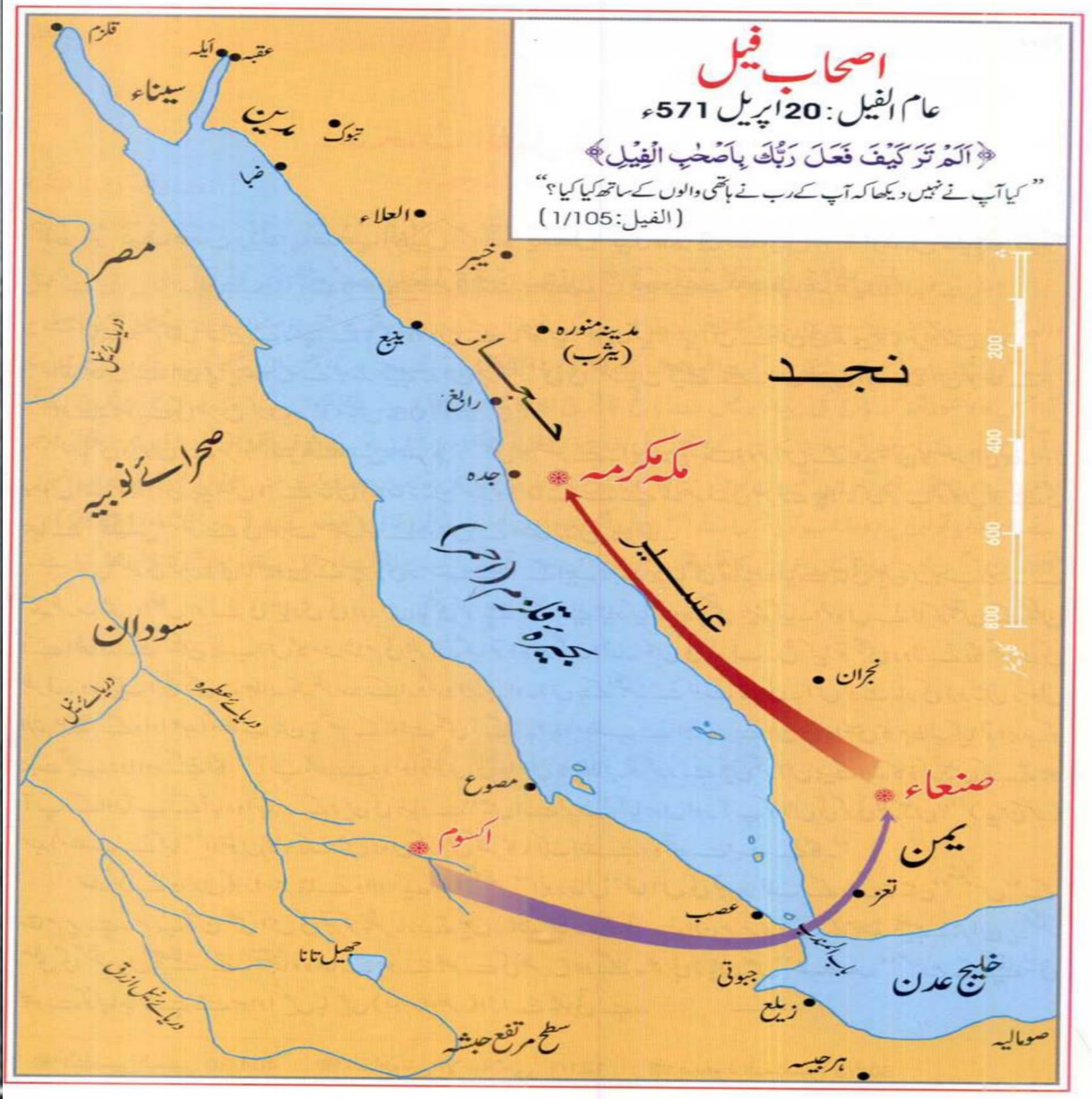

اصحاب فیل
عام الفیل: 20 اپریل 571ء
﴿اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ﴾
"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟"
(الفیل: 1/105)
قلزم
ایلہ
عقبہ
سیناء
مدین
تبوک
ضبا
العلاء
مصر
خیبر
ینبع
مدینہ منورہ
(یثرب)
حجاز
نجد
رابغ
جدہ
مکہ مکرمہ
صحرائے نوبیہ
بحیرہ قلزم (احمر)
عسیر
دریائے نیل
سودان
نجران
دریائے عطبرہ
مصوع
صنعاء
یمن
اکسوم
تعز
عصب
باب المندب
جھیل تانا
جبوتی
خلیج عدن
زیلع
دریائے نیل ازرق
سطح مرتفع حبشہ
صومالیہ
ہرجیسہ
200
400
600
800
کلومیٹر

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيلِ ۝١

أَ : حرف استفهام interrogative P.

لَمْ : حرف نفی negative particle

أَلَمْ - کیا نہیں

تَرَ - تم نے دیکھا رَأٰی يَرَى رُؤْيَةً ---- دیکھنا، رائے رکھنا، گمان کرنا

○ أَلَمْ تَرَ اسلوبِ بیانِ قرآن میں عموماً غیر معین مخاطب کے لئے آتا ہے

كَيْفَ - کیسا حرف استفہام - کیفیت اور ماہیت پوچھنے کے لیئے آتا ہے

فَعَلَ - کیا فَعَلَ يَفْعَلُ فِعْلاً سلوک کرنا، معاملہ کرنا

○ اردو میں : فاعل، مفعول، فعال، انفعال

رَبُّكَ - تیرے رب نے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ ①

بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ - ہاتھی والوں سے

- فِيْل : ہاتھی
- لفظ "فِيْل" عربی الاصل نہیں - عربی میں فارسی سے Adopt کیا گیا (ایسے الفاظ کو معرب کہا جاتا ہے)
- اصل فارسی لفظ پیل ہے اب فارسی میں پیل اور فیل دونوں استعمال ہوتے ہیں
- اردو میں : فیل بان، فیل مَستُ، فیل پا، فیل مُرغ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ ١

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا

Have you not seen how thy Lord dealt with the Companions of the Elephant?

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ ١

خطاب کی نوعیت

- بظاہر صیغۂ واحد میں خطاب۔ جیسے آپ ﷺ کو خطاب کیا جارہا ہو لیکن دراصل جس بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے اسکا ہدف وہ لوگ جو آپؐ کی دعوت کو قبول کرنے سے گریزاں ہیں۔ معنی کے اعتبار سے خطاب جمع کو
- کیا تم نے نہیں دیکھا؟ دیکھنے سے مراد کسی واقعہ کے یقینی ہونے کی طرف اشارہ۔ مراد اس کی وہ شہرت عام ہوتی ہے جس نے لوگوں نے اندر یقین کی کیفیت پیدا کی ہوتی ہے۔ یہاں بھی یہی صورتحال Its well known-
- عربوں کے ہاں اتنا اہم واقعہ کہ اس سے ان کے ہاں کیلنڈر شروع ہوگیا تھا

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۭ ①

- اصحابُ الفیل - ہاتھی والے
- یہ اشارہ یمن کے حبشی حکمران، ابرہہ کی طرف - جس کے حملہ آور لشکر کے ساتھ کوہ پیکر ہاتھی بھی تھے - عربوں نے پہلی دفعہ لشکر کے ساتھ ہاتھی دیکھے
- مؤرخین نے ہاتھیوں کی تعداد ۹ یا ۱۳ کی بتائی ہے
- کچھ ہاتھی قیصر روم نے خصوصی طور پر بھجوائے تھے
- ابرہہ ایک موقع پرست، غدار اور نہایت متعصب عیسائی تھا۔اس نے خود حبش کے بادشاہ کے ساتھ غداری کی جس کی فوجوں کے ذریعہ سے اس نے یمن پر قبضہ کیا تھا، دوسرے کمانڈر الیاط کو مار دیا یا مروا دیا تھا

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ ﴿٢﴾

اَلَمْ - کیا نہیں

يَجْعَلْ - (اس نے) بنا دیا

كَيْدَهُمْ - ان کا داؤ كَيْد: ترکیب، حیلہ، مکر، فریب،، دھوکا، بداندیشی

- اسکی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو اس کے معنی حیلہ کرنے والوں کو سزا دینے کے ہیں (إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ بیشک میری گرفت بڑی مضبوط ہے)
- اردو میں: کید، کیادی (بمعنی دھوکا فریب)

فِيْ تَضْلِيْلٍ - رائیگاں ضَلَّ: کسی چیز کا ضائع ہو کر کسی دوسرے حق میں چلے جانا جس مقصد کے لیئے کوئی کام کیا جائے وہ نتیجہ برآمد نہ ہونا

اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ ٢

کیا اُس نے اُن کی تدبیر کو اکارت نہیں کر دیا؟

Did He not make their treacherous plan go astray?

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ ۝۲

- لفظ کید ۔ کسی شخص کو نقصان پہنچانے کے لیے خفیہ تدبیر کے معنی میں
- ساٹھ ہزار کا لشکر کئ ہاتھی لیئے ہوئے علانیہ مکہ آیا اور اس نے یہ بات چھپا کر نہیں رکھی کہ وہ کعبہ کو ڈھانے آیا ہے۔ پھر یہاں خفیہ کیا چیز تھی؟
- اس ظاہر کے محرکات (اور بڑی حد تک اس کے پیچھے اصل اسباب) خفیہ تھے
- وہ یہ تھے کہ کعبہ کو ڈھا کر قریش کو کچل کر، اور تمام اہل عرب کو مرعوب کرکے تجارت کا وہ راستہ عربوں سے چھین لینا چاہتے تھے جو جنوب عرب سے شام و مصر کی طرف جاتا تھا۔
- اس بات کو چھپا رکھا تھا اور ظاہر یہ کیا تھا کہ ان کے کلیسا کی جو بے حرمتی عربوں نے کی ہے اس کا بدلہ وہ ان کا کعبہ ڈھا کر لینا چاہتے ہیں۔

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ ﴿٢﴾

- اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ تمام تدبیریں ناکام اور اکارت کردیں
- یہ لوگ طاقت کے بل بوتے پر کعبہ کو ڈھانے کے لیے آگے بڑھے اور بظاہر ان کے سامنے کوئی طاقت نہ تھی جو ان کو روک سکے۔ قریش ان کی طاقت سے مرعوب ہو کر پہاڑوں پر جا چڑھے تھے۔ دور دور تک کوئی قوت ان کے راستے میں حائل ہونے والی نہ تھی
- لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام تدبیروں کو اس طرح ناکام بنایا کہ خود ان کا وجود بھی اس میں تحلیل ہو کر رہ گیا۔ سارا لشکر تباہ ہو گیا اور تین چار سال میں حبشی اقتدار کا یمن سے ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا۔

وَّ اَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ ③

وَّ اَرۡسَلَ -اور اس نے بھیجے

عَلَيۡهِمۡ - ان پر

طَيۡرًا - پرندے ماده- ط ي ر طَارَ يَطِيرُ ، طَيْرًا اڑنا

- طِئر/طائر : پرندہ
- إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ہمیں تم سے نحوست پہنچی ہے قَالُوا طَائِرُكُمْ مَّعَكُمْ

طِئر نحوست کے معنوں میں کیسے ؟ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا ۔ابوداؤد

- اردو میں : طائر، طیور، طیار (اڑنے والا) ، (اردو کا لفظ تیار بھی طیار کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے - اور اس سے نکلا ہے-)

وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡهِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ ﴿۳﴾

اَبَابِیۡلَ - جھنڈ کے جھنڈ (in) flocks

- یہ لفظ اسم جمع (Plural word) ہے اس کا واحد نہیں ہے
- عربی میں - بہت سے متفرق گروہ جو پے در پے مختلف سمتوں سے آئیں، خواہ وہ آدمیوں کے ہوں یا جانوروں کے۔
- اردو میں - ایک خاص پرندے کا نام (سفید سینے والی سیاہ چڑیا)

وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ ٣

اور اُن پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے

And He sent against them Flights of Birds,

محمد اقبال

وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾

- ابابیل
- ابرہہ نے جب لشکر کو کعبے پر حملے کی لیئے وادیٔ مُحَصّب سے روانگی کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو آگے بڑھانے کی کوشش میں تھا کہ مختلف سمتوں سے ان کی طرف پرندوں کے لشکر بڑھے
- یہ جھنڈکے جھنڈ پرندے بحر احمر کی طرف سے آئے تھے۔
- ابن عباسؓ کے مطابق ہر پرندے کی چونچ میں ایک ایک کنکر تھا اور پنجوں میں دو دو کنکر تھے۔
- پرندوں کی قسم سے متعلق بحثیں۔ ایک غیر ضروری تفصیل

تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ۙ ﴿٤﴾

تَرْمِيهِمْ - وہ پھینکتے تھے ان پر

- رَمَى يَرْمِي ، رَمْيًا : پتھر یا تیر پھینکنا، دور سے مارنا، تہمت لگانا
- وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (8:17)
- وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ... (24:4)
- اردو میں : رمی جمار (حجاج کا شیطانوں کو کنکریاں مارنا) بے نیل ومرام (ناکام - بغیر ہدف کے)

بِحِجَارَةٍ - پتھر حجارة - حجر کی جمع

تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ۙ ﴿٤﴾

مِّنْ سِجِّيلٍ - مٹی سے (بنے ہوئے)

- سِجِّیْل - فارسی الفاظ 'سنگ گل' سے عربی میں آیا ہے
- اس کے معنی ہیں - مٹی کا پتھر
- وہ گیلی مٹی جو بھٹی یا دھوپ میں پک کر پتھر بن جائے

تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ﴿۴﴾

جو اُن پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے

Striking them with stones of baked clay.

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ﴿۴﴾

- ان
- سجیل - ایسی کنکریاں جو مٹی کو آگ میں پکانے سے بنتی ہیں
- ان پرندوں کے پنجوں میں جو پتھر تھے وہ بظاہر تو پکی ہوئی مٹی کے تھے جن میں بظاہر کوئی طاقت والی بات نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان میں یہ تاثیر پیدا کردی گئی تھی کہ ایک ایک کنکر ہلاکت کا پیغام بن کر رہ گیا
- ابرہہ کے لشکر جرار کو تباہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو کسی غیر معمولی طاقت کے استعمال کی ضرورت نہ پڑی، بلکہ اس نے چھوٹے چھوٹے پرندوں کے جھنڈ بھیج دیے جو ساحل سمندر کی طرف سے امڈ پڑے اور چند لمحوں کی سنگ باری سے اس لشکر کا بھرکس نکال دیا

فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّأۡكُوۡلٍ ۧ ⑤ ع

فَجَعَلَهُمۡ - پھر اس نے بنادیا ان کو

كَعَصۡفٍ - جیسے بھوسہ

- عَصۡف : بھوسی، چوکر(دانے کے اوپر کے پردے یا چھلکے)، خشک نباتات

مَّأۡكُوۡلٍ - کھایا ہوا

  - اَکَلَ یَأکُل ، أَکۡلاً : کوئی چیز کھانا
  - مَاکُول : کھایا ہوا
  - اردو میں : اکلِ حلال، اکل و شرب، ماکول، ماکولات

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۧ ﴿٥﴾

پھر اُن کا یہ حال کر دیا جیسے جانوروں کا کھایا ہوا بھوسا

Then did He make them like an empty field of stalks and straw, (of which the corn) has been eaten up.

محمد اقبال

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ۟ ع ⑤

- ماکول" کی تعبیر
- اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسے گھاس جانوروں کے دانتوں کے نیچے آکر دوبارہ پس جاتا ہے اور مکمل طور پر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اسی طرح یہ سنگ ریزے جس کسی کو بھی جا کر لگتے تھے، اس کے ٹکڑے کر دیتے تھے
- یہ تعبیر ان کے شدت کے ساتھ تباہ ہونے کی دلیل قرار پانے کے علاوہ اس سرکش و مغرور اور ظاہراً طاقت ور گروہ اور جمعیت کے بے قدر و قیمت ہونے اور اس کے ضعف و ناتوانی کی طرف بھی اشارہ ہے
- اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ و قاہرہ کا کرشمہ

سورة الفیل

- چھوٹے چھوٹے پرندوں کی چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے ایک عظیم لشکر کا تباہ و برباد ہو جانا۔ خارق عادت .... امور میں سے
- یہ سب کچھ خدا کی قدرت کے سامنے بہت ہی معمولی چیز ہے
- مَا یَعۡلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ اللہ کے لشکروں کو اس کے سواء کوئی نہیں جانتا
- اتنی بڑی قدرت و شکوت رکھنے والی جمعیت کی نابودی دنیا جہان کے تمام مستکبرین اور سرکشوں کے لیے ایک تنبیہ ،تاکہ وہ جان لیں کہ وہ خدا کی قدرت کے مقابلہ میں کس قدر ناتوان ہیں

سورة الفیل

- قریش پر خدا کی عظیم نعمتوں کی یاد آوری ہے تاکہ انہیں یہ بتادے کہ اگر پروردگار کا لطف نہ ہوتا تو نہ تو اس مقدس مرکز یعنی مکہ وکعبہ کے آثار ہوتے اور نہ ہی قریش ہوتے
- مطلب یہ ہے کہ وہ اسی طرح کبر و غرور کی سواری سے نیچے اتر آئیں اور پیغمبر اکرم ﷺ کی دعوت کے سامنے سر تسلیم خم کردیں۔
- دنیا کے دوسرے سرکشوں کے لیے بھی ایک تنبیہ کہ وہ جان لیں کہ وہ ہرگز پروردگار کی قدرت کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے۔ لہٰذا اس کا حکم مانیں اور حق کے سامنے سر تسلیم خم کردیں۔
- اس عظیم گھر کی اہمیت وفضیلت - ابراہیمی سرزمین کی مرکزیت

سورة الفیل

- اضافی مباحث :
- بیسویں صدی کی کئی مشہور تفاسیر جن میں اس سورت کی تفسیر میں پرندوں کی پھینکی کنکریوں سے لشکر کی تباہی کو معجزانہ تسلیم کرنے سے اعتراض یا انکار کیا گیا۔
- اس شمار میں کئی نامور مفسرین کے نام بھی آتے ہیں
- اس کی وجوہات میں سب سے نمایاں قرآن کی صرف عقلی توجیہہ اور سائنس (جو اس زمانے میں ایک نا قابل تردید شئے بن گیا تھا) سے تصادم کی بنا پر وارد ہونے والے اعتراضات سے بچنا تھا
- اسکی بنا پر لشکر کی تباہی کی عجیب و غریب اور مضحکہ خیز توجیحات کی گئیں